بیس ۲۰ تراویح

پر

بیس ۲۰ احادیث

اور

منکرین پر بیس ۲۰ اعتراضات

از تبرکات

فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو یوسف محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محدثِ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دار السلام گوجرانوالہ
مکتبہ غوثیہ نزد مکی مسجد نارووال

6-00 روپے

بیس ۲۰ تراویح

پر

بیس ۲۰ احادیث

اور

منکرین پر بیس ۲۰ اعتراضات

۳۳۶

از تبرکات

فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو یوسف محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محدث اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:- جماعت رضائے مصطفےٰ، ضلع نارووال

ہدیہ ۵/- روپے

سیدی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم

جماعت رضائے مصطفےٰ کا نصب العین

قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی عطا کردہ حکمت وہدایت کے فیضان سے

علمی — دعوتی — روحانی — معاشرتی

فکری — تبلیغی — اخلاقی — سماجی

محاذوں پر

جہد مسلسل جس کے ذریعے اسلام کے احیاء اور غلبہ کا رستہ ہموار کیا جاسکے

آئیں!
آپ بھی جماعت رضائے مصطفےٰ ضلع نارووال
کی رکنیت اختیار کر کے
اس عظیم دینی جدوجہد میں شریک ہو جائیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

بیس ۲۰ تراویح پر بیس ۲۰ احادیث

از تبرکات

فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

تراویح کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ، متفق علیہ ،

جو شخص ایمان اور طلب ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کرے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بحوالہ نسائی و احمد وغیرہما اس حدیث میں مَا تَاَخَّرَ بھی نقل کیا ہے یعنی تراویح پڑھنے سے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر کیا اور دوسرے مہینوں پر اسے فضیلت دی اور فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں کا قیام کرے ایمان اور طلب ثواب

وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے یعنی پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن کہ اسکی والدہ نے اسکو جنا۔ یعنی جس طرح اپنی ولادت کے دن گناہوں سے پاک ہوتا ہے اسی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

تراویح اور تہجد

جاننا چاہیئے کہ نماز عشا کے بعد سونے سے پہلے رمضان شریف میں جو نماز پڑھی جائے اسے تراویح کہتے ہیں۔ اور جو سونے کے بعد نفل پڑھے جائیں اسے تہجد کہتے ہیں۔ رمضان ہو یا نہ ہو۔

پہلی حدیث

وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس ۲۰ رکعت تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔" اس حدیث کو عبد ابن حمید نے اپنے مسند میں اور طبرانی نے معجم میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بیس ۲۰ رکعت تراویح کے مسنون ہونے پر ظاہر ہے۔

دوسری حدیث

بیہقی نے معرفۃ السنن میں روایت کیا کہ سائب بن یزید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس ۲۰ رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے اس حدیث میں حضرت سائب بن یزید اپنا عمل بیس ۲۰ رکعت بیان

فرماتے ہیں۔ اس کی سند کو علامہ سبکی نے شرح منہاج میں اور علی قاری نے شرح مؤطا میں صحیح فرمایا ہے۔ (آثار سنن ص۵۵)

اس حدیث کو مالک نے بھی یزید ابن خصیفہ کی طریق سے روایت کیا ہے۔ دیکھو فتح الباری جزء ۴ ص۳۱۶ اور فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے۔ کما صرح فی مقدمتہ۔

تیسری حدیث

یزید ابن رومان فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف میں تیئیس ۲۳ رکعت تراویح مع وتر پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک نے مؤطا اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑھائے۔" اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں اور بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑھانے کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا امر بھی موجود ہے۔

پانچویں حدیث

قیام اللیل مروزی ص۹۱ میں محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ "لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے اس میں قرأت لمبی کرتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔" یہ

[illegible] کہتے ہیں کہ منقطع ہے۔ لیکن منقطع اکثر علماء کے نزدیک حجت ہے خاص کر جب دوسری حدیثوں سے مؤید ہو۔

چھٹی حدیث

حافظ ابن حجر نے تلخیص میں بروایت ابن ابی شیبہ بیہقی لکھا ہے اور سیوطی نے بھی مصابیح میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس ۲۰ رکعت تراویح رمضان شریف میں پڑھاتے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ابی بن کعب سے بیس ۲۰ رکعت ہی صحیح ہیں (عینی ص۳۵۷)

ابن تیمیہ نے بھی حضرت ابی ابن کعب کا بیس ۲۰ رکعت پڑھنا لکھا ہے۔ (دیکھو مرقاۃ)

ساتویں حدیث

ابن ابی شیبہ مصنف میں عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس ۲۰ رکعت تراویح مدینہ شریف میں پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر۔ (آثار السنن، ص۵۵)

کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے میں کہتا ہوں منقطع حجت ہے۔

آٹھویں حدیث

شیخ الاسلام عینی شرح صحیح بخاری ص۳۵۷ جلد ۵ میں ابن عبدالبر سے نقل کرتے ہیں کہ سائب ابن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

زمانہ میں قیام (تراویح) بیس۲۰ رکعت تھا۔

نانویں حدیث

شیخ الاسلام عینی شرح صحیح بخاری صہ ۳۵۷ جلد ۵ میں فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کیا۔ سائب ابن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان شریف میں ابی ابن کعب و تمیم داری پر اکیس۲۱ رکعت تراویح پر جمع کیا۔"

ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ایک رکعت وتر پر محمول ہے (تفصیل کیلئے ہمارا رسالہ کتاب الوتر دیکھو)۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس۲۰ رکعت پر لوگوں کو جمع فرمایا۔ ابن عبدالبر نے اس روایت کو صحیح اور اسکے خلاف گیارہ والی کو امام مالک کا وہم قرار دیا۔

دسویں حدیث

آثار السنن صہ ۵۷ جلد ۲ میں کنز العمال کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی ابن کعب کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو رات کی نماز پڑھائے کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور قرأت نہیں جانتے اگر تو ان پر رات کو پڑھے، تو اچھا ہے، ابی بن کعب نے عرض کی اے امیر المومنین یہ شے پہلے نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں، یہ صحیح ہے، لیکن یہ کام اچھا ہے تو ابی ابن کعب نے ان کو بیس۲۰ رکعت پڑھائیں۔" صاحب کنز العمال نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔

ان دس۱۰ حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ تابعین حضرت عمر کے زمانہ میں بیس۲۰ رکعت پڑھتے تھے بلکہ چوتھی حدیث میں تو صریح ہے کہ حضرت عمر نے بیس۲۰ رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ عقل سلیم کبھی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں جو صحابی و تابعی تھے وہ حضرت عمر کے حکم کے بغیر ہی بیس۲۰ رکعت پڑھتے ہوں اور حضرت عمر کو اس کا علم نہ ہو۔ ہاں کہتے ہیں کہ بیشک علم تھا مگر چونکہ بطور نفل بیس۲۰ رکعت پڑھتے تھے۔ اس لیے آپ نے منع نہ فرمایا۔ میں کہتا ہوں اگر بیس۲۰ رکعت بطور نفل پڑھتے تو کبھی کم بھی پڑھتے۔ بیس۲۰ رکعت معین کیوں کرتے۔ بیس رکعت کا معین کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس۲۰ رکعت کا ثبوت حاصل تھا۔

گیارہویں حدیث

ابن تیمیہ منہاج السنۃ جلد ۴ صہ ۲۲۴ میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس۲۰ رکعت پڑھائے اور خود حضرت علی ان کو وتر پڑھاتے تھے۔

اس کو بیہقی نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی حضرت علی کے حکم سے بیس۲۰ رکعت پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حماد بن شعیب بھی ہے جو ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث

کی دوسری سند بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔

بارھویں حدیث

ابی الحسنار کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے بیس ۲۰ رکعت پڑھائے (بیہقی) اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو یہ ہے۔

تیرھویں حدیث

حضرت علی نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے (جواہر النقی)، یہ تینوں روائتیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں۔ علامہ عینی نے بھی شرح صحیح بخاری جلد ۲ کے صفحہ ۵۹۸ میں بحوالہ مغنی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ کبیری ص ۳۸۸ شرح منیہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چودھویں حدیث

علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں قیام اللیل مروزی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن وہب لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود ماہِ رمضان میں ہمیں نماز پڑھا کر نکلتے تو ابھی رات باقی ہوتی۔ اعمش کہتے ہیں کہ وہ بیس ۲۰ رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس حدیث سے عبداللہ بن مسعود کا بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

پندرھویں حدیث

عطار تابعی لکھتے ہیں کہ میں نے صحابہ کو تیئس ۲۳ رکعت تراویح مع وتر پڑھتے پایا

اس کو ابن ابی شیبہ نے روائیت کیا۔ علامہ نووی نے اس کی سند کو حسن فرمایا حدثنا ابن نمیر عن عبدالملک عن عطاء الخ اس حدیث کو مروزی نے بھی قیام اللیل ص ۹۱ میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا بیس ۲۰ رکعت پر عمل تھا۔

سولھویں حدیث

بیہقی اپنے سنن میں روائیت کرتے ہیں کہ ابوالخصیب کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ تابعی رمضان شریف میں ہماری امامت کراتے تھے ہمیں بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ سوید بن غفلہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ بلکہ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ (تہذیب)، مدینہ شریف میں اس روز آئے جس روز حضور صلی اللہ علیہ کو دفن کیا گیا تھا (تقریب)، یا ۸۱ھ میں آپ فوت ہوئے۔ ایک سو تیئس سال کی عمر پائی۔ خلفاء اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے روائیت کی (تہذیب) ایسے جلیل القدر تابعی بیس ۲۰ رکعت پڑھاتے ہیں کیا عقل سلیم باور کر سکتی ہے کہ ان کے پاس بیس ۲۰ رکعت کا کوئی ثبوت نہ تھا ہرگز نہیں۔ اس حدیث کی سند حسن ہے (آثار السنن تہذیب التہذیب ص ۲۷۵ جلد ۴ اور تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۶ میں سوید کو ابی ابن کعب کے شاگردوں سے لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان کا بیس ۲۰ رکعت پڑھنا ابی بن کعب سے ماخوذ ہے۔

سترہویں حدیث

ابن ابی شیبہ مصنف فرماتے ہیں۔ نافع بن عمر کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ تابعی ہمیں رمضان شریف میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ یہ ابن ابی ملیکہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے تیس صحابہ کو بلکہ تہذیب میں ۸۰ صحابہ کا دیکھنا لکھا ہے۔ اگر صحابہ میں بیس رکعت کا عام رواج نہ ہوتا تو یہ تابعی بیس رکعت کیوں پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کے زمانہ میں عموماً بیس رکعت پڑھی جاتی تھیں۔ اسی طرح تابعیوں کے زمانہ میں بھی بیس رکعت پڑھی گئیں اور یہ بات مسلّم ہے کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ متبع سنت تھے۔ اگر سنت سے بیس رکعت کا ثبوت نہ ہوتا تو یہ لوگ ہرگز بیس نہ پڑھتے۔

اٹھارھویں حدیث

سعید بن عبید لکھتے ہیں کہ علی بن ربیعہ تابعی رمضان شریف میں ہمیں پانچ ترویحے (بیس رکعت) اور وتر پڑھاتے تھے، اس کو ابن ابی شیبہ نے فضل بن دکین سے اس نے سعید بن عبید سے روائیت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

انیسویں حدیث

عبداللہ بن قیس لکھتے ہیں کہ شتیر بن شکل تابعی رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روائیت کیا۔

بیسویں حدیث

ابی البختری تابعی رمضان شریف میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر

اس کو ابن ابی شیبہ نے روائیت کیا اس کی سند میں کوئی تردد نہیں علامہ نیموی کو ایک راوی خلف میں تردد ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خلف بن حوشب کوفی ہیں جو ثقہ ہیں۔ خلاصہ میں شعبہ ان کا شاگرد لکھا ہے۔ علامہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۵ ص ۵۳۰ میں فرماتے ہیں کہ تابعیوں میں سے شتیر بن شکل وابن ابی ملیکہ وحارث ہمدانی وعطاء بن ابی رباح والبختری وسعید ابن ابی الحسن البصری و عبدالرحمٰن بن ابی بکر وعمران عبدی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔

مذکورہ بالا دلائل اور سلف صالحین کے معمولات سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام وتابعین عظام میں بیس رکعت تراویح کا عرف وتعامل ہے۔ عام طور پر سب لوگ بیس رکعت پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعت کا کوئی تعامل نہ تھا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بیان مذاہب میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی آٹھ تراویح کسی کا مذہب نقل نہیں کیا۔

معلوم ہوا کہ محدثین کے زمانہ میں بھی آٹھ رکعت تراویح کسی کا مذہب نہ تھا۔ ورنہ امام ترمذی اُسے ضرور نقل فرماتے۔

نوٹ: مزید دلائل اور اعتراضات کے جوابات کیلئے "کتاب التراویح" کا مطالعہ فرمائیں۔

تمام غیر مقلدین سے بالعموم اور مولوی ثناء اللہ امرتسری سے بالخصوص

آٹھ "رکعات" پر بیس سوالات

از قلم

محدث اعظم حضرت علامہ مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

درج ذیل مضمون پندرہ روزہ رضائے مصطفےٰ جلد ۱ شمارہ ۳ ، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ میں شائع ہوا تھا جو علمی و فنی لحاظ سے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے اگرچہ یہ مضمون قیام پاکستان سے بہت پہلے کا ہے لیکن آج بھی اس کی افادیت اپنی جگہ برقرار ہے چونکہ ان دنوں غیر مقلدین بیس رکعت تراویح کے خلاف ہر جگہ غوغا آرائی کرتے ہیں اس لیے اس کی اشاعت بہت مناسب معلوم ہوتی ہے امید ہے کہ اہل ذوق حضرات اس سے بہت محظوظ ہوں گے۔ ان سوالات کے اصل مخاطب مولوی ثناء اللہ امرتسری تو جواب دیئے بغیر ہی دنیا سے چل بسے کیا اب کوئی اور غیر مقلد ان کے جوابات کی طرف توجہ مبذول فرمائے گا۔ ؟

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

السلام علی من اتبع الھدیٰ ، آپ کے بعض "مقلدین" اہلحدیث کہلانے والے آٹھ تراویح پر بہت زور دیتے ہیں اور بیس تراویح کو بدعت و ناجائز بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو عبادتِ خدا سے روکنے کی ترغیب دیتے ہیں اور فتنہ اور شورش برپا کرتے رہتے ہیں اور ہیں بالکل جاہل۔ آپ سے یہ چند سوالات کرتا ہوں ان کا جواب تعصب سے الگ ہو کر نہایت انصاف سے دیجئے۔

چار برس ہوئے بریلی شریف آپ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلدین کے جلسہ میں گئے تھے اور میں نے وہاں چند سوالات آپ کے مذہب کے

متعلق آپ سے بذریعہ تحریر دریافت کیے مگر آپ جواب نہ دے سکے اور اب تک خاموش ہیں۔ ان سوالات کے جوابات میں ایسی خاموشی اختیار نہ کیجئے گا۔ قرآن پاک یا حدیث شریف سے جواب ہو، اپنی رائے کو دخل نہ ہو۔

سوالات

۱۔ بیس رکعت تراویح پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔

۲۔ اگر کوئی اہلحدیث بیس تراویح پڑھے یہ جان کر کہ آئمہ و صحابہ کرام کا اس پر عمل تھا تو وہ اہلحدیث غیر مقلد گنہگار ہوگا یا نہیں اور وہ اہلحدیث بیس تراویح پڑھنے سے اہلحدیث رہے گا یا نہیں۔

۳۔ ایک اہلحدیث (غیر مقلد)، آٹھ تراویح پڑھے اور دوسرا اہلحدیث غیر مقلد بیس تراویح پڑھے تو زیادہ ثواب کس کو ہوگا۔

۴۔ تراویح کے کیا معنی ہیں شرعاً اس کا اطلاق کم از کم کتنی رکعت پر حقیقتاً ہو سکتا ہے۔

۵۔ نماز تہجد کا وقت کیا ہے اور نماز تراویح کا کیا وقت ہے۔

۶۔ نماز تہجد کب شروع ہوئی اور نماز تراویح کب مسنون ہوئی۔

۷۔ نماز تہجد رمضان و غیر رمضان میں ہے یا نہیں۔

۸۔ نماز تراویح صرف رمضان میں ہے یا نہیں۔

۹۔ ہند کے اہل حدیث کہلانے والوں کے پیشوا مولوی نذیر حسین دہلوی ایک ختم قرآن مجید تراویح میں ایک ختم نماز تہجد میں سنتے تھے جیسا کہ غیر مقلدین

میں مشہور ہے۔ لہذا اگر تراویح اور تہجد ایک نماز ہے تو مولوی نذیر حسین دہلوی
دونوں کو الگ الگ پڑھ کر بدعت فی الدین کے مرتکب ہوئے یا نہیں اور رمضان
میں تہجد جماعت کے ساتھ پڑھنا اور اس میں ختم قرآنِ مجید سنا الحدیث کے نزدیک
بدعت ہے یا سنت ہے اگر سنت ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے۔

۱۰۔ صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد
بالاتفاق صریح الدلالت مرفوع متصل ہے۔ جس کا یہ مضمون ہو کہ حضور نبی
کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان میں آٹھ رکعت "تراویح" پڑھی ہیں۔

۱۱۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہِ رمضان مبارک میں کتنی
شب " تراویح پڑھی ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے اس میں تعداد
رکعت بیان کی ہے یا نہیں۔

۱۲۔ پورے رمضان میں تراویح پڑھنا یہ کس کی سنتِ فعلی ہے۔ صحابہ کی
سنت پر عمل کرنا سنت ہے یا نہیں۔

۱۳۔ بخاری و مسلم بلکہ صحاح ستہ میں تہجد کی نماز کی کتنی رکعت مذکور ہیں۔
ہمیشہ آٹھ رکعت یا کم یا زیادہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی روایات میں کتنی رکعت کا بیان ہے۔

۱۴۔ صحاح ستہ میں کسی کتاب میں اکثر اہل علم جمہور صحابہ تابعین کا تراویح
کے متعلق کیا عمل بتایا ہے۔ بیس رکعت یا کم یا زیادہ حضرت شیخ المحدثین
شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے صحابہ کرام سے لیکر جمہور امت کا

کا کیا عمل بتایا ہے۔

۱۵۔ کتب حدیث میں بیس ۲۰ تراویح کے متعلق حدیثیں ہیں یا نہیں۔

۱۶۔ کسی حدیث کے اسناد میں اگر بعض ضعف ہو تو جمہور امت کے
تلقی بالقبول کرنے سے وہ حدیث حجت قابلِ عمل رہتی ہے یا نہیں۔

۱۷۔ صحابہ کرام کے جس قول و فعل میں اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ وہ حکم میں
حدیث مرفوع کے ہے یا نہیں؛ اصولِ حدیث میں اس کے متعلق کیا فیصلہ
فرمایا ہے۔

۱۸۔ اگر کسی حدیث کا ایسا اسناد ہو کہ بعد کے طبقہ کا ایک راوی ضعیف
ہو تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس طبقہ سے پہلے محدثین کے نزدیک بھی
وہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۔ کیا کسی حدیث کے اسناد صحیح ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اس کے متنِ حدیث
پر عمل کیا جائے یا کسی حدیث کے محض اسناد ضعیف ہونے سے یہ لازم آتا ہے
کہ وہ متنِ حدیث قابلِ عمل نہ ہو۔

۲۰۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تراویح کی کتنی رکعت بتاتے ہیں۔
ابن تیمیہ نے تراویح کے عدد رکعت کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ حضور سیدنا
قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محدث نووی شارح
مسلم شریف کتنی تراویح کو مسنون فرماتے ہیں۔

نوٹ :- اِن سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں اور یہ آپ کو اختیار ہے خواہ آپ تنہا لکھیں یا دوسرے غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں مگر جواب پر آپ کے دستخط ہونا ضروری ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے دستخط کرانے نہ کرانے کا آپکو اختیار ہے اگر آپ نے ان سوالات کے جوابات انصاف سے دیئے تو عدد تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر بھی حق ظاہر ہو جائے گا اور غیر مقلدوں کی ساری شورش کی قلعی کھل جائے گی۔

۱۴ شوال تک اِس پتہ پر جواب دیں۔

سردار احمد حنفی قادری چشتی قصبہ دیالگڑھ براستہ دھاریوال ضلع گورداسپور

اور اس مدت کے بعد اس پتہ پر جواب روانہ کریں۔ بریلی شریف محلہ بہاریپور مسجد بی بی جی صاحبہ مرحومہ مدرسہ رضویہ اہل سنت وجماعت۔

اعلان :

جو غیر مقلد صاحب ان سوالات کو دیکھیں وہ اپنے ذمہ دار مولویوں سے جوابات لکھوا کر اب اس پتہ پر روانہ کریں۔

مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

جن حنفیوں کو غیر مقلد بیس ۲۰ تراویح کے مسئلہ میں تنگ کرتے ہیں وہ ان غیر مقلدوں سے ان سوالات کے جوابات طلب کریں۔

وہ رضاؔ کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

ہماری مطبوعات

بیس تراویح پر بیس احادیث اور منکرین پر بیس اعتراضات	6/=
جشن میلاد ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں؟	15/=
اذان و نماز کے بعد درود و ذکر اور انگوٹھے چومنے کا مسئلہ	6/=
امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم	4/=
مسلمانوں کی سائنسی ایجادات	4/=
اختیارات مصطفیٰ ﷺ	4/=
دعا بعد نماز جنازہ	4/=
مسلک حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	6/=
حدیث نبوی میں نماز حنفی	6/=
نماز میں رفع یدین	6/=
اشتہار دائمی اوقات نماز علاقہ نارووال	5/=
پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں	8/=
عیسائی چیلنج اور شان محمدی	6/=
کاظمی مودودی مکالمہ	12/=
غوث اعظم اور گیارہویں شریف	8/=
تبلیغی جماعت کا پراسرار پروگرام	6/=
حیات اعلیٰحضرت مع تعارف کنز الایمان اور تاجدار سرہند اور تاجدار بریلی کا مسلک	10/=
علوم مصطفیٰ ﷺ	6/=
اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت	6/=
محفل میلاد	15/=
غائبانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت	6/=
وسیلہ کی شرعی حیثت	6/=
فضیلت کی راتیں	2/=

مکتبہ غوثیہ نزد مکی مسجد محلّہ بریلوی — امام احمد رضا خاں روڈ **نارووال**

محمد صادق قادری

کی چند علمی و تحقیقی تصانیف

جشن میلاد النبی ﷺ | مسئلہ نور | شان محمدی

روحانی حقائق | برزخی زندگی | گیارہویں شریف

اسلامی معاشرہ | مسلک سیدنا صدیق اکبر | مسلک شیخ عبدالحق

مسلک شاہ ولی اللہ | مسلک شیخ سعدی | سوانح شہید اہلسنت

محمد شاہ اورنگ زیب | پاسبان کنزالایمان | عقائد علماء دیوبند

خطرہ کی گھنٹی | خطرے کا الارم | سپاہ صحابہ کی نقاب کشائی

الدعوۃ کی نقاب کشائی | دیوبندی حقائق | مودودی حقائق

قادیان تھانہ بھون | تحقیق اہلحدیث | تاریخی حقائق

مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ